12465 ـ اگر خاوند گھر سے باہر كام كرنے كا كہے تو كيا اس كى اطاعت كرنى واجب ہے

سوال

آج سے پندرہ برس قبل اسلام ميں عورت كے حقوق كے بارہ ميں سنا تو ميں نے اسلام قبول كر ليا، ميرا سوال يہ ہے كہ:
مردوں كےذمہ اپنى بيويوں كا نان و نفقہ واجب ہے، اور جب خاوند اپنى بيوى كو كچھ معين اشياء كى اجازت دے دے تو اس كے ليے ممانعت نہيں، اگر خاوند اپنى بيوى كو كام كے ليے موقع غنيمت جانے تو بيوى اپنے آپ كو كس طرح بچا سكتى ہے؟
مثلا خاوند بيوى كو اپنى تجارت ميں كام كرنے كا كہے، اور بچوں كى ديكھ بھال كرے، اور زيادہ سے زيادہ بچے جنے، اور بچے كى پيدائش كے ايك ہفتہ بعد اسے اپنے ساتھ كام پر لے جاؤں، دوكان پر ميرى ذمہ دارى اشياء فروخت كرنا، اور بچے كو پرورش گاہ چھوڑنا، اور خاوند كے ساتھ كام كاج كرنا، اور گھر ميں كھانا تيار كرنا، اور گھر كى صفائى كرنا ہوتا ہے، بعض اوقات وہ ميرے ساتھ تعاون كرتا ہے، ليكن وہ مجھے ياد دہانى كيے بغير كوئى كام نہيں كرتا كہ يہ ميرا كام تھا، اور مجھ پر اس كا كرنا واجب تھا. كيا ميں گھر سے كام كے ليے نكلنے كا انكار كر سكتى ہوں، ميں صرف گھر ميں ہى رہوں اور مجھ پر ميرا خاوند ہى خرچ كرے؟
يا كہ مجھ پر اپنے خاوند كى اطاعت كرنا واجب ہے، كيونكہ وہ مجھ سے كسى حرام فعل كا مطالبہ نہيں كرتا؟
ميں اسے اطمنان دلانے كى بار بار كوشش كر كے تھك چكى ہوں كہ ميرى جگہ تو صرف گھر ہے، اور اسے ميرى ضروريات كا خيال ركھنا چاہيے، ليكن وہ ہميشہ ہى اس كے كام سے ناراض رہتا ہے.
كلام طويل ہونے پر مجھے افسوس ہے، ليكن بہت سى عام بہنوں كے ہاں بھى يہى مشكل ہے، كہ اللہ تعالى كى طرف سے انہيں عطا كردہ حقوق سلب ہو رہے ہيں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اللہ تعالى نے عورت پر مرد كو دو معاملوں كى بنا پر قواميت اور حكمرانى دى ہے:

ان ميں سے ايك تو اللہ تعالى كى جانب سے وہبى ہے، اور دوسرى مرد كى جانب سے كسبى ہے.

فرمان بارى تعالى ہے:

مرد عورتوں پر حاكم ہيں، اس وجہ سے كہ اللہ تعالى نے ايك كو دوسرے پر فضيلت دى ہے، اور اس وجہ سے كہ

مردوں نے اپنے مال خرچ کیے ہیں النساء (34).

جنس مرد کو اللہ تعالی نے جنس عورت پر عقل و تدبیر اور قوت کی بنا پر فضیلت دی ہے جس میں کسی قسم کا جدال نہیں ہے، اور یہ ایك وہبی چیز ہے، لیکن کسبی چیز خاوند کا اپنی بیوی پر خرچ کرنا جو کہ واجبات میں شامل ہوتا ہے، یہ بھی عورت پر مرد کی قوامیت کی دلیل ہے.

جابر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" عورتوں کے متعلق اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرو اور اس سے ڈرو، تم نے انہیں اللہ تعالی کی امانت کے ساتھ حاصل کیا ہے، اور ان کی شرمگاہوں کو اللہ تعالی کےکلمہ کے ساتھ حلال کیا ہے، اچھے طریقہ اور احسن طور پر ان کا نان و نفقہ اور ان کا لباس تمہارے ذمہ ہے"

صحیح مسلم شریف حدیث نمبر (1218).

امام نووی رحمہ اللہ تعالی اس کی شرح میں کہتے ہیں:

اس حدیث میں خاوند پر بیوی کا نان و نفقہ اور اس کا لباس واجب ہونے کی دلیل ہے، اور یہ اجماع کے ساتھ ثابت ہے.

دیکھیں: شرح مسلم للنووی (8 / 184).

اور خاوند کے ذمہ نان و نفقہ کے وجوب کے اسباب میں یہ بھی ہے کہ: بیوی پر جو خاوند اور اس کی اولاد کے واجبات ہیں اس کی بنا پر کمائی سے محبوس ہے.

امام بخاری رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں: اہل و عیال پر نفقہ کے وجوب کا باب :

اور اس کے بعد ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث بیان کی ہے:

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" افضل صدقہ وہ ہے جو غنا کے وقت ہو، اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے، اور اس سے شروع کرو جو تمہاری عیالت میں ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (1426) صحیح مسلم حدیث نمبر (1034)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

ظاہر یہی ہوتا ہے کہ ترجمۃ الباب میں اہل سے مراد بیوی ہے... اور معنی کے اعتبار سے یہ کہ خاوند کے حق کی بنا پر وہ کمائی کرنے سے محبوس ہے، اور اس نان و نفقہ کے وجوب پر اجماع منعقد ہے.

دیکھیں: فتح الباری (9 / 625).

لھذا خاوند پر واجب ہے کہ وہ اللہ تعالی سے ڈرے جو اس کا پروردگار ہے، اور بیوی اور اولاد کی شکل میں اللہ تعالی نے جو اس کے پاس امانت رکھی ہے اس کی حفاظت کرے، اور اس کے لیے کسی بھی صورت میں جائز نہیں کہ وہ بیوی کو ایسے کام کرنا کا کہے جس کی اس میں طاقت نہیں.

اور اسی طرح بیوی کے ذمہ کام کاج اور گھر کا خرچ اور خاوند پر خرچ کرنا بھی نہیں ہے، بلکہ نان و نفقہ تو خاوند پر واجب ہے، چاہے بیوی کتنی بھی مالدار ہی کیوں نہ ہو.

عورت کا گھر میں ایك عظیم دور ہوتا ہے وہی ہے جو گھر کی حفاظت اور اس کی دیکھ بھال کرتی ہے، اور گھر کی صفائی اور ترتیب و تزیین کر کے خاوند کا حق ادا کرتی ہے، اور کھانا کی تیاری اور اولاد کی دیکھ بھال اور اسی طرح دوسرے بہت سے بڑے کام بھی سرانجام دیتی ہے.

عورت پر گھر سے باہر نکل کر کام کرنا واجب نہیں، اور خاص کر جب اس کا گھر سے نکلنے میں اجنبی مردوں کے ساتھ اختلاط ہوتا ہو، یا پھر گھر اور بچوں کے واجبات میں کمی و کوتاہی ہوتی ہو تو اس کا گھر سے باہر نکلنا بالکل جائز نہیں ہے.

لھذا نان و نفقہ ـ جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہےـ بالاجماع خاوند کے ذمہ واجب ہے، تو اس لیے یہ خاوند کے علم میں ہونا چاہیے، اور اسے چاہیے کہ وہ عورت کو گھر میں محفوظ اور بچا کر رکھے، تا کہ اللہ تعالی کی جانب سے اس پر جو وجبات ہیں وہ ادا کر سکے.

آپ مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (5591) کا جواب ضرور دیکھیں.

واللہ اعلم .